الاشباہ والنظائر ـــــ اجمالی تعارف

غلام عبدالحق محمد

امام سیوطی کی رائے میں الاشباہ والنظائر فقہ کے اہم ترین قسموں سے ایک ہے اس کے الفاظ ہیں دکان من اجل انواعہ معرفتہ نظائر الفروع واشباھھا وضم المفردات الی اخواتھا واشکالھا"

بہرصورت الاشباہ والنظائر ایک عظیم ترین فن ہے جس کی بدولت کوئی انسان فقہ کی حقیقت اس کے مآخذ اور اسرار جان سکتا ہے فقہ میں مہارت تامہ حاصل کرنے کے لئے اس فن کا مطالعہ بہت ضروری ہے مسائل کی تخریج اور احکام کی معرفت اس کے بغیر بہت مشکل ہے اس لئے بعض فقہا کہتے ہیں۔ "الفقہ معرفتہ النظائر"

خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظم نے اپنے وقت کے عظیم فقیہہ ابوموسی اشعری کو لکھا تھا۔ اما بعد: فان القضاء فریضتہ محکمۃ، وسنتہ، متبعہ فافہم اذا ادلی الیک لاینفع تکلم، بحق لانفاذ لہ، لایمنعک قضاء قضیتہ راجعت فیہ نفسک وھدیت فیہ لرشدک ان تراجع الحق، فان الحق قدیم، ومراجعتہ الحق خیر، من التمادی فی الباطل، الفہم الفہم فیما یختلج فی صدرک، مما لم یبلغک فی الکتاب والسنۃ اعرف الامثال والاشباہ، ثم قس الامور عندک فاعمد الی احبھا الی اللہ واشبہھا بالحق، فیما تری"۔

ان اقوال سے فن "الاشباہ والنظائر" کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے اس فن میں ایسے کئی مسائل جو باہمی مشابہت رکھتے ہوں ایک ایسے قاعدہ کے تحت جمع کر دیئے جاتے ہیں جو قاعدہ ان مسائل کو حاوی ہوتا ہے اور یہ مسائل ایسے قاعدے کے سمجھنے اور جدید حالات میں اس کے عملی نفاذ اور احکام کے اجراء میں رہنمائی کرتے ہیں۔ ظاہر ہے جو شخص ان مسائل اور ان قواعد پر نظر رکھے ہوئے ہوگا جدید قانون سازی میں اس کی رائے صاف ستھری اور پختہ ہو گی۔ اس فن میں امام زین الدین بن ابراہیم بن محمد جو ابن نجیم کے نام سے زیادہ مشہور ہیں کو بڑی شہرت حاصل

ہے دسویں صدی ہجری کے یہ سکالر جو مصری نژاد ہیں اور جن کی وفات ۹۷۰ ہجری مطابق ۱۹۶۲ء میں ہوئی فقہ حنفی کی ممتاز شخصیتوں میں سے تھے ان کا نام زین العابدین بھی بتلایا گیا ہے، ان کے اساتذہ میں مشرف الدین البلقینی کا نام بھی لیا جاتا ہے۔ ابن نجیم متعدد کتابوں کے مصنف ہیں ان کی مشہور زمانہ تصانیف میں سے البحر الرائق شرح کنز الدقائق" الفتاوی الزینیہ فی الفقہ الحنفیہ" اور "الرسائل الزینیہ" شامل ہیں۔

پیش نظر کتاب "الاشباہ والنظائر الفقہیہ علی مذہب الحنفیہ" ان کی اہم ترین تصنیف ہے بہت کم لوگوں نے اس فن میں زور قلم کو آزمایا ہے۔ امام ابن نجیم نے اپنی علمی و تحقیقی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کر کے اس مشکل فن میں ایک شاہکار تخلیق کیا ہے جس کی وجہ سے علمی دنیا میں اس کا نام زندہ جاوید ہوگیا ہے۔

یہ کتاب بنیادی طور پر دو فنون پر مشتمل ہے۔ الفن الاول میں دو انواع ہیں النوع الاول ایسے قواعد پر مبنی ہے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ قواعد تمام مسائل کا مرجع ہیں یہ کل چھ قواعد ہیں مگر مصنف نے ہر قاعدہ کی کئی شاخیں بنا کر ہر شاخ کو اس کے متعلقہ مسائل سے آراستہ کیا ہے مثلاً۔

قاعدہ نمبر ۳ "الیقین لایزال بالشک" کو کئی جزوی قواعد پر تقسیم کر دیا ہے پہلا یہ کہ اصل مقصد ایک چیز کو اسی حالت میں باقی رکھنا ہے جس میں وہ ہے دوسرا قاعدہ ذمہ داری سے بری کرنا ہے تیسرا قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی فعل کے وقوع یا عدم وقوع میں شک ہو جائے تو اصل عدم وقوع ہے۔ وغیرہ۔

النوع الثانی: ان قواعد کلیہ پر مشتمل ہے جن سے ایسے مسائل کی تخریج کی جاتی ہے جو جزئی صورتوں میں منحصر قرار نہیں دیئے جا سکتے یہ نوع کل انیس قواعد پر مبنی ہے۔

الفن الثانی: یہ فن فوائد کے بیان میں ہے جس میں کنز الدقائق کی ترتیب کے مطابق طہارت کے مسائل کا بیان ہے اس کے علاوہ کتاب الصلوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج، کتاب الطلاق، کتاب العتاق، کتاب الایمان، کتاب الحدود والتعزیرات، کتاب السیر، کتاب اللقیط واللقطہ والمفقود، کتاب الشرکہ، کتاب الوقف، کتاب البیوع، کتاب الکفالہ، کتاب القضاء والشہادات والدعویٰ، کتاب الوکالہ، کتاب الاقرار، کتاب الصلح، کتاب المضاربہ، کتاب الھبہ، کتاب المداینات، کتاب الاجارات، کتاب الامانات من الودیعہ

والعاریتہ، کتاب الشفعہ، کتاب القسم، کتاب الاکراہ، کتاب الغصب، کتاب الصید والذبائح والاضحیتہ، کتاب الحظر والاباحتہ، کتاب الوصایا اور کتاب الفرائض شامل کئے گئے ہیں۔

الفن الثالث: یہ حصہ فن فروق کے بیان میں ہے جو الاشباہ والنظائر کا اہم ترین اور مشکل ترین باب ہے۔ فن فروق ایسے نظائر و امثال پر مشتمل ہوتا ہے جو ظاہراً و معناً باہم مشابہ ہوتے ہیں مگر حکماً باہم مختلف ہوتے ہیں مگر حکماً باہم مختلف ہوتے ہیں ایسے نظائر ان کے احکام اور احکام کے درمیان باریک اختلاف کو سمجھنا ایک جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔

اس فن میں احکام الناس، احکام الاکراہ، احکام الصبیان، احکام السکران، احکام العبید احکام الاعمی، احکام الخنثی، احکام الانثی، احکام الذمی، احکام المحارم، اور دیگر روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

زیر نظر کتاب ایک علمی وفنی شہ پارہ ہے، اس کا اسلوب اور انداز تحریر زمانہ تصنیف کے لحاظ سے کسی بھی نقص کی نشاندہی سے باز رکھتا ہے مگر عہد حاضر میں ارباب علم و تحقیق کا جو انداز ہے وہ اس سے مختلف ہے کچھ ایسے مسائل جن کا ذکر اس زمانہ میں ضروری تھا جب عملی زندگی میں ان کی ضرورت تھی مگر اب ان کا ذکر کسی ضرورت کا تقاضا نہیں ہے۔ البتہ قواعد احکام کو جدید علمی انداز میں پیش کرنا اس لئے ضروری ہے کہ ہمارا مؤثر کردار ادا کرنے والا طبقہ جس کی تعلیم اور ذہنی تربیت محض انگریزی مدارس میں ہوئی ہے اسلامی قانون کی وسعت، گہرائی اور انسانی فلاح و بہبود کے لئے اس کی ضرورت و افادیت سے باخبر ہو سکے۔